6

مُلَمَّع

مصنفہ کا نام: ہاجرہ مسرور — ماخذ: سب افسانے میرے — صنفِ ادب: افسانہ

مصنف کا تعارف: (U.B+K.B)

عظیم افسانہ نگار ہاجرہ مسرور 17 جنوری 1930ء کو لکھنؤ میں ڈاکٹر تہوّر علی خان کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد سرکاری ملازم تھے۔ لہٰذا ان کے تبادلوں کی وجہ سے ہاجرہ کی تعلیم کئی شہروں میں ہوئی لیکن ان کی اچانک وفات کے بعد ہاجرہ کا سلسلہ تعلیم مُنقطع ہوگیا تاہم آپ کو گھر میں ادبی ماحول میسر تھا۔ اسی لیے آپ کا اَدبی رجحان بڑھتا چلا گیا۔ 1947ء میں آپ اپنے خاندان کے ساتھ لکھنؤ سے ہجرت کر کے لاہور آ گئیں اور کچھ عرصہ احمد ندیم قاسمی کے ساتھ رسالہ ''نقُوش'' کی اِدارت میں شریک رہیں۔ آپ پاکستان میں حقوقِ نسواں کی علم بردار مُصنفہ تھیں۔ آپ کے زیادہ تر افسانوں کا موضوع خواتین کے مسائل اور چھوٹی بڑی معاشرتی اُلجھنیں ہیں۔ معروف افسانہ نگار اور نقاد ممتاز شیریں لکھتی ہیں:۔

''اتنی زیادہ تعداد میں اچھے افسانے ہاجرہ مسرور کے علاوہ شاید ہی کسی نے لکھے ہیں''

ہاجرہ مسرور کی اَدبی خدمات کی بنا پر انھیں کئی اعزازات سے نوازا گیا جس میں تمغا برائے حُسنِ کارکردگی 1955ء میں دیا گیا اور بطور بہترین مصنفہ عالمی فروغ ادب ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

ہاجرہ کے مُتعدد افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ چرکے، ہائے اللہ، چوری چھپے، اندھیرے اُجالے، تیسری منزل، ان کے شاہکار مجموعے ہیں اسی طرح ''وہ لوگ'' کے نام سے ڈراموں کا ایک مجموعہ بھی منظر عام پر آ چکا ہے۔ ان کے افسانوں کا کلیات ''سب افسانے میرے'' 1991ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ آپ بھرپور ادبی وسماجی زندگی گزار کر 15 ستمبر 2012ء کو لگ بھگ بیاسی سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہو کر کراچی میں آسودۂ خاک ہیں۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نقاب	حجاب، پردہ	لیٹ رہتی ہے	دیر سے آتی ہے
مُتعجب	حیران	کرارے	سخت، خشک
نِگاہیں	نظریں	لرزنا	کانپنا
سینکڑوں	کئی سو	قبُول صورت	مناسب شکل وصورت
قُلی	سامان اُٹھانے والا مزدور	بے ساختہ	فوراً
مُلَمَّع	سونا چاندی چڑھایا ہوا، مراد، جھوٹا دکھاوا	گِرہ	گانٹھ
سِلسلہ	تعلق، تسلسل	چُبھتی ہوئی نظر ڈالنا	نظریں گاڑ دینا، مسلسل تکے جانا، نفرت سے دیکھنا
مُنقطع ہونا	ختم ہونا، ٹوٹنا	باطِن	پوشیدہ
اُلجھن	پریشانی	نقاب کشائی کرنا	پردہ اُٹھانا
بے مائیگی	کمی، کم تری، محرومی	امیرزادہ	امیر کا بیٹا
نفیس	عمدہ	جائیت	جانا
دل بیٹھنے لگا	دل گھبرانے لگا	جھنجھلانا	غصہ ہونا، خفا ہونا، ناراض ہونا
کالی کلوٹی	بہت کالے رنگ کی	ویٹنگ روم	انتظارگاہ
اِکّا دُکّا	کوئی کوئی	سنّاٹے میں آجانا	خاموش ہوجانا
کثیف	گاڑھی موٹی	مجوری	مزدوری، اُجرت
نیم تاریک	کم اندھیری	چرمی بٹوہ	چمڑے کا بنا ہوا بٹوہ
درحقیقت	اصل میں، سچ مچ	سنگار	بننا سنورنا
چرخ چوں کرنا	چٹکنے کی آواز، چرخے کے چلنے کی آواز	پیشانی پونچھنا	شرمندہ ہونا
رینگنا	آہستہ آہستہ چلنا	کاہے	کس لیے
امیر کبیر	بہت زیادہ امیر	ہونٹ لٹک گئے	خاموش ہوگیا، اداس ہوگیا
آزاد خیال	آزاد طبیعت کا	ناریل جیسا سر	ناریل کی طرح گول اور گنجا
رکھے دیت ہوں	رکھ دیتا ہوں	مُضطربانہ	پریشانی کے انداز میں، بے چینی سے
شوشہ	انوکھی بات، چٹکلا	قیامت کا موقع	مشکل وقت
کُل کائنات	ساری پونجی، سرمایہ	گلا پھاڑنا	اونچی آواز میں پکارنا
اٹیچی کیس	بکس، صندوق	ٹولی	گروہ

www.ilmkidunya.com

سبق نمبر 6

مُلَمَّع

بھاوج	بھائی کی بیوی	حملہ آور ہونا	حملہ کرنا، مراد، زبردستی داخل ہونے کی کوشش کرنا
زہر معلوم ہونا	اچھا نہ لگنا	گدڑی	فقیری لباس، پیوند لگا لباس
اُگلنا	انڈیل دینا، قے کر دینا	جھکولا	جھولا، چکر
بِلا مُبَالغہ	بغیر جھوٹ کے	نوچنا	زبردستی اتارنا، اتار پھینکنا
جھرمٹ	ہجوم، بھیڑ	پیمائش کرنا	ماپنا، طے کرنا
کجا	کہاں	طنز	چبھتا ہوا مذاق
محافظ	چوکیداری	گوشہ	کونا
پہرہ	چوکیدارہ، نگہبانی کرنا	درجے	گاڑی کے ڈبوں کے درجے درجہ اول، درجہ دوم سوم وغیرہ
کھوں کھوں	کھانسی کی آواز	تھم گئی	رُک گئی
ترشے ہوئے	کٹے ہوئے	گھنا درخت	گہرا سایہ دار درخت
خشک ساتھ	بوڑھا ساتھی، چپ رہنے والا ساتھی	تہہ تک پہنچنا	بات کو سمجھنا، معاملہ دانی
پوکھر	تالاب، جوہڑ	بھانپ جانا	سمجھ جانا، محسوس کرنا
سَاکت	خاموش، ٹھہرا ہوا	حقارت	نفرت
دہکتا ہوا	روشن، خوبصورت، جلتا ہوا	کھل اُٹھا	خوش ہو گیا
اطمینان	تسلی	عنابی ہونٹ	سرخ ہونٹ، عناب رنگ ہونٹ
چیختی چنگھاڑتی	شور مچاتے ہوئے	میٹھی میٹھی نظروں سے	محبت بھرے انداز میں پیار بھری نظروں سے
در آنا	داخل ہونا	تاک رہا ہے	دیکھ رہا ہے
کاؤں کاؤں	آوازیں	جُنبش	حرکت
جھنکار	چھن چھن کی آواز	گھُپ اندھیرا	ایسا اندھیرا جس میں کچھ بھی دکھائی نہ دے
تال	سُر، آواز	پوٹلیاں	گٹھڑیاں
طُرفہ	انوکھا، عجیب	مِنمنانا	ناک میں بولنا، آہستہ آہستہ باریک آواز میں بولنا
براہِ راست	سیدھا، بغیر کسی رکاوٹ کے، ڈائریکٹ	کھُرّی	کھردری، سخت
اِضمحلال	تھکاوٹ، کمزوری	تہبند	دھوتی
ٹِک جانا	بیٹھ جانا	اُوندھا	اُلٹا
پُھریریاں آنا	چکرانا، گھبرانا	دَفعتاً	اچانک
سہمے ہوئے	ڈرے ہوئے	منزلِ مقصود	سٹیشن، پہنچنے والی جگہ، منزل، وہ جگہ جہاں پہنچنا مقصود تھا اسٹیشن
جمائی لینا	مارے نینداور تھکاوٹ کے منہ کھول دینا، تھکاوٹ کا اظہار	اسباب	سامان، سبب کی جمع

www.ilmkidunya.com

لُڑھکا دینا	دھکیل دینا	الوداعی	آخری، خدا حافظ کہنا
تذبذُب	پریشانی، فکر	شرابور	بھیگا ہوا
برمانا	زخمی کرنا، چھید کرنا	استقبال کرنا	خوش آمدید کہنا
گرم جوشی کے ساتھ	محبت بھرے انداز میں، جوش و خروش سے، پُرتپاک انداز میں	عیادت	بیمار پُرسی، تیمارداری
حماقت	بے وقوفی	قہر آلود	غصے سے بھرا ہوا
محو کرنا	مٹانا، بھلانا	لپے پُتے	بھرے ہوئے

سبق کا خلاصہ

(U.B+A.B)

مصنفہ کا نام : ہاجرہ مسرور (لاہور بورڈ 2018) پہلا گروپ

سبق کا عنوان: مُلَمّع

خلاصہ:۔ (U.B+K.B)

وہ ریلوے ٹکٹ کے سامنے ریشمی بُرقعے میں لپٹی کھڑی تھی۔ رات کے ساڑھے گیارہ ہو رہے تھے اور گاڑی آنے میں صرف پندرہ منٹ باقی تھے۔ جب کہ ٹکٹ گھر کی کھڑکی ابھی تک بند تھی۔ اس نے دیکھا اس کے اردگرد سینکڑوں لوگ بینچوں پر لاشوں کی طرح پڑے سو رہے تھے۔ اس نے قُلی سے ٹکٹ گھر نہ کھلنے کی وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا یہ گاڑی ہمیشہ لیٹ آتی ہے۔ اس لیے یہ ٹکٹ گھر ابھی تک بند ہے۔ وہ اپنے اردگرد پڑے لوگوں کو دیکھ کر کہنے لگی تو پھر میں کہاں بیٹھوں؟ قُلی کہنے لگا یہیں بیٹھ جاؤ۔ اسے قُلی کا جواب سن کر ایسا لگا جیسے اس کا خوبصورت چہرہ اور ریشمی بُرقع قلی کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ یہی سوچتے وہ اندھیرے میں گھورنے لگی جہاں اندھیری سڑک پر اُسے بُوٹوں کی آواز سنائی دی اور پھر اس نے دیکھا اسٹیشن کی تیز روشنی میں ایک مناسب شکل و صورت کا نوجوان اوورکوٹ میں ملبوس اس کی طرف چلا آ رہا ہے۔ لڑکی سمجھی وہ ٹکٹ لینے آ رہا ہے اور کوئی امیر زادہ ہے بھلا وہ تھرڈ کلاس کا ٹکٹ کیوں لے گا لیکن اچانک وہ لڑکا سامنے آ گیا اور قُلی سے کہنے لگا تم ان کو زنانہ انٹر کلاس کیوں نہیں لے جاتے؟ لڑکی قُلی سے بولی اتنی دور ٹکٹ کون لینے آئے گا وہ غصے میں آ گئی اور مضطربانہ ٹہلنے لگی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ آج ہی تو دوپہر کو چچا جان کی بیماری کا خط ملا تھا اور امی جان کا خیال تھا کہ اگر ہماری طرف سے کوئی چلا جاتا تو اچھا تھا ورنہ چچا کے اہلِ خانہ یہی سمجھیں گے کہ ہم ان کے بُرے وقت کے ساتھی نہیں۔ بس اتنا سن کر وہ اماں جان کے جمع کیے ہوئے تین روپے لے کر اسٹیشن چلی آئی تھی۔ وہ اسی سوچ میں گُم تھی کہ ایک سفید بالوں والی عیسائی نما بڑھیا کی کھانسی نے اسے چونکا دیا۔ وہ اس بوڑھے ساتھ پر بہت مغموم ہوئی اور سوچنے لگی کاش اس کی جگہ کوئی نوجوان لڑکی ہوتی جو اس کے بُرقعے کو رشک سے دیکھتی۔

قُلی نے آ کر بتایا کہ ٹکٹ گھر کُھل گیا ہے تو لڑکی اس کے ساتھ چلنے لگی لیکن دیکھتی جاتی تھی کہ کہیں نوجوان اس کو تھرڈ کلاس کا ٹکٹ لیتے نہ دیکھ لے تاہم نوجوان نظر نہ آیا۔ گاڑی پلیٹ فارم پر آئی تو لڑکی قُلی کے ساتھ اس کی طرف بڑھی اس نے دیکھا کہ وہی نوجوان پلیٹ فارم پر کھڑا اسے گُھور رہا تھا۔ لڑکی مختلف بوگیوں سے ہوتی ہوئی زنانہ انٹر کلاس میں داخل ہو گئی۔ قُلی حیرت میں گم تھا کہ ماجرا کیا ہے اس نے جلدی سے قُلی کو مزدوری دی تو وہ خوش ہو کر گاڑی سے اتر گیا اور لڑکی مطمئن ہو گئی۔ گاڑی چلنے لگی تو لڑکی نے دیکھا نوجوان اسے میٹھی نظروں سے دیکھ رہا ہے لیکن پھر وہ دوڑ کر آگے چلا گیا۔ لڑکی ایک سیٹ پر بچے کے ساتھ بیٹھ گئی۔ اسٹیشن آیا تو لڑکی خوفزدہ ہو گئی کہ کہیں اسے کوئی انٹر کلاس میں سفر کرنے پر پکڑ نہ لے پھر سوچنے لگی اس جھوٹی مُلَمّع سازی کا کیا فائدہ جو ذرا سی رگڑ سے اتر جائے۔ آخر گاڑی ایک اسٹیشن پر رکی اور لڑکی سامان لے کر اسٹیشن پر اتر گئی اس نے دیکھا کہ وہی نوجوان نیچے اترنے کے لیے تیار ہے۔ لڑکی گھبرا گئی اور قلی کو سامان تھما کر تقریباً بھاگنے لگی۔ وہ نوجوان سے نظر بچا کر تھرڈ کلاس کا ٹکٹ گیٹ پر دینا چاہتی تھی۔ لیکن نوجوان نے اسے دیکھ لیا وہ سخت شرمندہ ہوئی اور باہر نکل کے تانگے میں بیٹھتے ہی رونے لگی۔

www.ilmkidunya.com

چچا کے ہاں لڑکی کا بڑا گرم جوشی سے استقبال ہوا لیکن وہ بجھی رہی جب اس کا اضطراب بڑھا تو اٹھ کر چھت پر آ گئی۔اس کے پیچھے اس کی چچازاد بہن بھی آ گئی اور اس کے بُرقعے کی تعریف کرنے لگی۔لڑکی مزید بجھ گئی اور چھت پر ٹہلنے لگی۔ ٹہلتے ہوئے اس نے پڑوس کے گھر جھانکا تو دیکھا صحن میں بانس کی کُھرّی چارپائی پر ایک نوجوان تہبند باندھے اُوندھا پڑا ہے۔اس کے قریب ہی ایک طرف ایک عورت باجرے کی موٹی روٹیاں پکا رہی ہے۔ اچانک نوجوان نے کروٹ لی تو لڑکی نے دیکھا یہ وہی اسٹیشن کا امیرزادہ ہے۔لڑکے نے فوراً کروٹ بدل لی۔لڑکی نے چچازاد بہن سے پوچھا یہ کون ہے تو اس نے کہا یہ اس بیوہ عورت کا بیٹا ہے جو شہر میں پڑھتا ہے لڑکی نے سنا یہ تو سورج کے رخ پر کھڑی بُرقعے کو گھورنے لگی۔

(سب افسانے مرے)

نثر پاروں کی تشریح

(ا)

نثر پارہ:۔

یہ سوچ کر اس کا ــــــــــــــــــــــــــــ یکے کی دھندلی لالٹین

حوالۂ متن:۔ (K.B)

سبق کا عنوان: مُلَمَّع

مصنف کا نام: ہاجرہ مسرور

ماخذ : سب افسانے میرے

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
کالی کلوٹی	سیاہ کالی
کثیف	گندی، میلی
رینگ رہی تھی	آہستہ آہستہ چل رہی تھی
درحقیقت	حقیقت میں

تشریح:۔ (U.B+A.B)

اردو افسانہ کی دنیا میں ہاجرہ مسرور کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔امجد اسلام امجد ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اردو افسانہ نگاروں کی کہکشاں میں ہاجرہ مسرور کی تحریریں اپنی انفرادیت، گہری معنویت اور دلچسپی کے باعث سب سے الگ اور منور دکھائی دیتی ہیں''

ہاجرہ مسرور کی تخلیقات میں درد کی ایک لہر محسوس ہوتی ہے۔وہ اپنے ماحول سے مواد اور موضوع منتخب کرتی ہیں اور اپنے کرداروں کے میلانات ور جحانات کی خوبیوں اور خامیوں کی عکاسی بڑی ہنرمندی سے کرتی ہیں۔گھریلو عورتوں اور گھریلو مسائل کے بارے میں ان کا مشاہدہ وسیع اور گہرا ہے۔چناں چہ وہ خواتین کے نفسیاتی اور جذباتی مسائل کا تجزیہ بڑی مشاقی سے کرتی ہے۔شامل نصاب افسانہ اس کی عمدہ مثال ہے جس میں انھوں نے ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی لڑکی کے جذبات واحساسات اور اس کے کردار کو نفسیاتی پیرائے میں عمدگی سے بیان کیا ہے۔لڑکی کا ظاہری حلیہ اسے امیر کبیر خاندان سے ثابت کرنے کی دلالت کرتا ہے مگر حقیقت میں وہ نچلے طبقے کی اونچے خیالات رکھنے والی لڑکی ہے۔ جسے اس بات سے تکلیف پہنچی ہے کہ اس کا ریشمی برقع خوب صورت چہرہ اور نفیس سامان قلی کی نظروں میں اہمیت نہیں رکھتا۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

تشریح طلب اقتباس میں مصنفہ نے لڑکی کی ذہنی کش مکش کی عکاسی کی ہے۔ جب اُس نے قلی سے بیٹھنے کی جگہ کے متعلق پوچھا تو قلی کا جواب اُسے پریشان کر گیا۔ اُس کے نزدیک اُس کی ظاہری حالت اس درجے کی تو بالکل بھی نہیں تھی کہ قلی اُسے پلیٹ فارم کی زمین پر ہی بیٹھ جانے کا کہہ دیتا۔ اپنی حالت کے بارے میں سوچتے سوچتے اس کا دل بیٹھنے لگا اور وہ خاموشی سے اندھیرے میں سیاہ کالی سڑک کو دیکھنے لگی۔ جیسے اپنے خیال کو ہٹانے کی کوشش کر رہی ہو۔ سڑک پر گزرنے والے اِکا دُکا چرخ چوں کرتے ہوئے اُن کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ جن کی میلی چمنیوں والی بتیوں سے میلی سی روشنی نکل کر سڑک پر رینگ رہی تھی۔ اس منظر کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنی حالت کو یکّے کی اسی دھندلی لالٹین سے تشبیہ دی جس کی روشنی کو زمانے کی گرد نے کہیں چھپا دیا ہے۔

اپنی حالت پر غور کرتے ہوئے وہ خود کلامی کے انداز میں سوچتی ہے کہ دیکھنے والوں کی نظر میں اُس کا ظاہری حلیہ یقیناً کسی امیر کبیر رئیس خان دان کی آزاد خیال لڑکی ثابت کرتا ہے مگر حقیقت میں وہ گردشِ زمانہ کے ہاتھوں مٹے ہوئے خان دان کی قابل بیٹی ہے جس کی قابلیت اُس کی پریشانیوں میں کہیں چھپ گئی ہے وہ اس امید و انتظار میں ہے کہ کب الجھنوں اور پریشانیوں کی ایک لائق اور یہ گرد چھٹے گی اور اسی کے وجود اور اُس کی شخصیت کو لوگ مانیں گے۔ اسی خواہش کے تحت وہ اپنے آپ کو نفیس برقع میں چھپائے ہوئے دوسروں کی توجہ کا مرکز بننے کی کوشش میں ہے۔

غرض یہ کہ مصنفہ نے بڑے عمدہ پیرائے میں لوگوں کی دکھاوے کی عادت کے پس منظر کی نقاب کشائی کی ہے۔ یقیناً انھیں نچلے طبقے اور متوسط طبقے کی محرومیوں اور ناآسودگیوں کی خوب صورت تصویر بنانے میں بڑی قدرت حاصل ہے۔ کیوں کہ انھوں نے ان سب کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا۔ اس لیے ان کے افسانوں میں انسانی نفسیاتی بنی اور شعور کی گہرائی کے ساتھ ساتھ ترقی پسند رجحان بھی ملتا ہے۔

(۲)

نثر پارہ:۔

وہ پوری طاقت سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پڑھ رہی تھی۔

حوالۂ متن:۔ (K.B)

سبق کا عنوان: مُلَمَّع

مصنف کا نام: ہاجرہ مسرور

ماخذ : سب افسانے میرے

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

معانی	الفاظ
سامان اُٹھانے والا مزدور	قلی
ناپنا، بے مقصد گھومنا پھرنا	پیمائش کرنا
بہت گندے، غلیظ	میلے کچیلے
کونہ	گوشہ

تشریح:۔ (U.B+A.B)

اردو افسانہ کی دنیا میں ہاجرہ مسرور کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ امجد اسلام امجد ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

”اردو افسانہ نگاروں کی کہکشاں میں ہاجرہ مسرور کی تحریریں اپنی انفرادیت، گہری معنویت اور دل چسپی کے باعث سب سے الگ اور منور دکھائی دیتی ہیں“

ہاجرہ مسرور کی تخلیقات میں درد کی ایک لہر محسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنے ماحول سے مواد اور موضوع منتخب کرتی ہیں اور اپنے کرداروں کے میلانات ور جحانات کی خوبیوں اور خامیوں کی عکاسی بڑی ہنرمندی سے کرتی ہیں۔ گھریلو عورتوں اور گھریلو مسائل کے بارے میں ان کا مشاہدہ وسیع اور گہرا ہے۔ چناں چہ وہ خواتین کے نفسیاتی اور جذباتی مسائل کا تجزیہ بڑی مشاقی سے کرتی ہے۔ شامل نصاب افسانہ اس کی عمدہ مثال ہے جس میں انھوں نے ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی لڑکی کے جذبات واحساسات اور اس کے کردار کو نفسیاتی پیرائے میں عمدگی سے بیان کیا ہے۔ لڑکی کا ظاہری حلیہ اسے امیر کبیر خان دان سے ثابت کرنے کی دلالت کرتا ہے مگر حقیقت میں وہ نچلے طبقے کی اونچے خیالات رکھنے والی لڑکی ہے۔ جسے اس بات سے تکلیف پہنچی ہے کہ اس کا ریشمی بُرقع خوب صورت چہرہ اور نفیس سامان قُلی کی نظروں میں اہمیت نہیں رکھتا۔

زیرِ تشریح نثر پارے میں افسانہ نگار ہاجرہ مسرور نے ایک مُتوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی لڑکی کے بناوٹی کردار کو نفسیاتی پیرائے میں بڑی عُمدگی سے پیش کیا ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب لڑکی تھرڈ کلاس کا ٹکٹ خرید لیتی ہے تو اُسے نفسیاتی طور پر خدشہ لاحق ہو جاتا ہے کہ اب کہیں وہ خوش لباس نوجوان اسے تھرڈ کلاس بوگی میں داخل ہوتے ہوئے نہ دیکھ لے۔ اس لیے جب قُلی نے اُسے درجہ سُوم کی بوگی تک پہنچایا تو وہ سٹپٹا گئی اور غصے میں چلانے لگی کہ تم مجھے کہاں لے آئے۔ اس وقت اُس کے ذہن پر اُس کے ریشمی برقعے کی فوقیت اور بڑائی کا زُعم غالب تھا لہٰذا اُس نے دیکھا کہ اُس کے اردگرد غلیظ اور گندے برقعوں میں ملبوس عورتیں ادھر سے اُدھر آ جا رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر اُس کا بہت جی چاہا کہ کاش اُس نے بھی ایسا ہی غلیظ بُرقع پہن رکھا ہوتا تو پھر لڑکا ہرگز اُسے کسی بڑے گھر کی نہ سمجھتا۔ یوں بڑی آسانی سے تھرڈ کلاس بوگی میں آرام سے سفر کر پاتی۔ آخر کار یہ خواہش اس قدر بڑھ گئی کہ وہ ایک بوگی سے دوسری بوگی تک لکھی ہوئی عبارت پڑھتی ہوئی بے مقصد پھرنے لگی۔

غرض یہ کہ مصنفہ نے بڑے عُمدہ پیرائے میں لوگوں کی دکھاوے کی عادت کے پس منظر کی نقاب کشائی کی ہے۔ یقیناً انھیں نچلے طبقے اور متوسط طبقے کی محرومیوں اور ناآسودگیوں کی خوب صورت تصویر بنانے میں بڑی قدرت حاصل ہے کیوں کہ انھوں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا۔ اس لیے ان کے افسانوں میں نفسیاتی ژاف بینی اور شعور کی گہرائی کے ساتھ ساتھ ترقی پسند رجحان بھی ملتا ہے۔

(۳)

نثر پارہ:۔ (لاہور بورڈ 2016) دوسرا گروپ (K.B)

باجی! یہ برقع ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ محو کر دینا چاہتی تھی۔

حوالۂ متن:۔ (K.B)

سبق کا عنوان: مُلَمَّع

مصنف کا نام: ہاجرہ مسرور

ماخذ : سب افسانے میرے

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
قہر آلُود	انتہائی غصے سے
مُضطربانہ	بے چینی کے ساتھ
ٹہلنا	ادھر اُدھر پھرنا چہل قدمی کرنا
محو کرنا	مٹانا، بھول جانا

تشریح:۔ (U.B+A.B)

اردو افسانہ کی دنیا میں ہاجرہ مسرور کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔امجد اسلام امجد ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اردو افسانہ نگاروں کی کہکشاں میں ہاجرہ مسرور کی تحریریں اپنی انفرادیت، گہری معنویت اور دل چسپی کے باعث سب سے الگ اور منور دکھائی دیتی ہیں''

ہاجرہ مسرور کی تخلیقات میں درد کی ایک لہر محسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنے ماحول سے مواد اور مُوضوع منتخب کر کے اپنے کرداروں کے میلانات ور جحانات کی خوبیوں اور خامیوں کی عکاسی بڑی ہنر مندی سے کرتی ہیں۔ گھریلو عورتوں اور گھریلو مسائل کے بارے میں ان کا مشاہدہ وسیع اور گہرا ہے۔ چناں چہ وہ خواتین کے نفسیاتی اور جذباتی مسائل کا تجزیہ بڑی مشّاقی سے کرتی ہیں۔شامل نصاب افسانہ اس کی عمدہ مثال ہے جس میں انھوں نے ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی لڑکی کے جذبات واحساسات اور اس کے کردار کو نفسیاتی پیرائے میں عمدگی سے بیان کیا ہے۔لڑکی کا ظاہری حلیہ اسے امیر کبیر خان دان سے ثابت کرنے کی دلالت کرتا ہے مگر حقیقت میں وہ نچلے طبقے کی اونچے خیالات رکھنے والی لڑکی ہے۔ جسے اس بات سے تکلیف پہنچی ہے کہ اس کا ریشمی برقع خوب صورت چہرہ اور نفیس سامان قلی کی نظروں میں اہمیت نہیں رکھتا۔

مُصنفہ لکھتی ہیں کہ لڑکی جب اپنے چچا کے گھر اُن کی عیادت کے لیے پہنچتی ہے تو اُس کا استقبال بڑی گرم جوشی سے ہوتا ہے۔ مگر ان گرم جوشیوں کا اُس پر کوئی اثر نہیں ہوتا کیوں اس سے پہلے وہ سفر میں ملنے والے ایک خوش پوش نوجوان کے سامنے اپنی حقیقت کھل جانے پر مضمحل تھی۔ چنانچہ وہ چائے پی کر چھت پر چلی گئی اس کے پیچھے ہی اس کی چچازاد بہن اس کا برقع اٹھا کر پہنچ گئی اور بُرقعے کی تعریف کرتے ہوئے کہنے لگی کہ یہ بہت اچھا ہے میں بھی ایسا ہی بنواؤں گی۔

لڑکی کی چچازاد بہن چوں کہ اُس کی ذہنی کیفیت سے انجان تھی اس لیے اپنی ہی دُھن میں اس کا برقع پہن کر دیکھتی رہی جو دراصل لڑکی کا بھی نہیں بل کہ اس کی خالہ کا تھا۔لڑکی نے اپنی بہن کی بات کا تو کوئی جواب نہ دیا لیکن انتہائی غصے سے سورج کے رخ پر کھڑی ہو کر برقعے کو دیکھنے لگی۔ اس کے بعد بے چینی اور اضطراب میں چھت پر چہل قدمی کرنے لگی کیوں کہ اس برقعے کی تعریف سے اسے سفر کے تمام واقعات یاد آنے لگے۔ خصوصاً خوش لباس لڑکے سے ٹکراؤ، لڑکی کی ظاہری بناوٹ اور آخر پر اس کی بناوٹ کے بھید کا کُھل جانا۔لڑکی ان تمام واقعات کو اپنے دل سے مٹا دینا چاہتی تھی۔ کیوں کہ یہ اُس کے ذہنی کرب کا سبب بن رہے تھے۔

غور کیا جائے تو افسانے میں برقع دراصل ایک علامت ہے کیوں کہ اسے پہن کر انسان کے لباس اور وضع کی حقیقت چھپ جاتی ہے۔ مصنفہ کا یہ جملہ کہ **لڑکی سورج کے رخ پر کھڑی برقعے کو قہر آلود نظروں سے دیکھنے لگی**، دراصل ایک حقیقت کا بیان ہے۔ سورج کے رخ سے مراد روشنی ہے اور برقع دراصل وہ ملمع ہے جس کے نیچے اس نے خود کو چھپا رکھا تھا۔ مگر جب حقیقت کھل گئی تو یہی خوب صورت مُلَمَّع اسے بُری طرح سے چبھنے لگا۔

غرض یہ کہ مصنفہ نے انتہائی عُمدگی کے ساتھ نچلے طبقے کی زندگیوں کے دکھوں، غموں اور مسئلوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ اس افسانے کے ذریعے معصوم اور الھڑ لڑکیوں کے سینے میں جنم لینے والے خاموش جذبات کو زبان عطا کی ہے۔

مشقی سوالات (U.B+A.B)

سوال نمبر ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے۔

(الف)۔ قُلی نے لڑکی کو پلیٹ فارم پر بیٹھ جانے کے لیے کہا تو اس پر لڑکی نے کے رویّے کا اظہار کیا؟

جواب: **قلی کے ساتھ لڑکی کا رویہ**

جب قُلی نے لڑکی کو پلیٹ فارم پر بیٹھنے کے لیے کہا تو لڑکی بگڑ گئی اور قُلی سے کہنے لگی ''بگومت میں یہاں نہیں بیٹھوں گی۔'' اسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کا نفیس برقع، خوبصورت چہرہ اور قیمتی سامان قُلی کی نظروں میں بے معنی ہے۔

(ب)۔ لڑکی سفر کیوں کر رہی تھی؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2014) پہلا گروپ (گوجرانوالہ بورڈ 2015) دوسرا گروپ

جواب: **لڑکی کے سفر کرنے کا مقصد**

لڑکی اپنے چچا جان کی عیادت مرض کے لیے سفر کر رہی تھی کیونکہ آج دوپہر کو ہی اسے چچا کی بیماری کا خط ملا تھا۔

(ج)۔ گھر والوں نے عقیل کو ساتھ لے جانے کا مشورہ دیا تو اس پر لڑکی نے کیا جواب دیا۔ (لاہور بورڈ 2014) پہلا گروپ

جواب: **عقیل کو ساتھ لے جانے پر لڑکی کا جواب**

لڑکی نے عقیل کو ساتھ لے جانے کا مشورہ سن کر اماں کو جواب دیا کہ ''کیا میں کوئی لڈو پیڑا ہوں جو کوئی کھا لے گا اور عقیل کو دیکھ کر ڈر کے مارے اُگل دے گا۔'' اس نے کہا سلمٰی اور رضیہ بھی تو لڑکیاں ہیں لیکن وہ بڑے مزے سے تنہا سفر کرتی ہیں، ہم غریب ہیں اس لیے ایک ہی سفر خرچ نکلنا مشکل ہے اور پھر عقیل کی حفاظت بھی اس صورت میں میرے ذمے ہوگی۔

(د) لڑکی اسٹیشن پہنچی تو اس نے سب سے پہلے کیا دیکھا؟

جواب: **اسٹیشن کا اولین منظر**

لڑکی اسٹیشن پہنچی تو اس نے دیکھا کہ ٹکٹ گھر کی کھڑکیاں ابھی بند تھیں اور اس کے اِردگرد سینکڑوں آدمی لاشوں کی طرح زمین اور بنچوں پر پڑے سو رہے تھے۔

(ہ) لڑکی جس ڈِبے میں سوار ہوئی اس کا ماحول کیسا تھا؟ (لاہور بورڈ 2014) دوسرا گروپ (لاہور بورڈ 2016) پہلا گروپ

جواب: **لڑکی کی بوگی کا ماحول**

لڑکی جس ڈبے میں سوار ہوئی اس کا ماحول بڑا عجیب وغریب تھا۔ لڑکی کے قریب ہی دو سیٹوں پر دو عورتیں رنگین لحافوں میں لپٹی ہوئیں تھیں۔ ان کے اردگرد بھاری بکس اور بڑی پوٹلیاں اس طرح پھیلی ہوئی تھیں کہ کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ تھی۔ تیسری سیٹ پر کونے میں ایک دُبلی پتلی عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اور اس کے قریب ہی دو سال کا کمزور سا بچہ بیٹھا منمنا رہا تھا۔

سوال نمبر۲۔ سبق کے متن کو مدنظر رکھ کر درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (U.B+A.B)

1۔ سبق ''ملمع'' کے مآخذ کا نام کیا ہے:

(A) وہ لوگ (B) سب افسانے میرے (C) ہائے اللہ (D) چوری چھپے

2۔ جب لڑکی ریلوے اسٹیشن پہنچی تو گاڑی آنے میں کتنی دیر تھی؟

(A) پندرہ منٹ (B) آدھا گھنٹا (C) ایک گھنٹا (D) چند منٹ

3۔ سبق ''مُلَمَّع'' اصنافِ ادب کے لحاظ سے کیا ہے؟

(A) داستان (B) افسانہ (C) مضمون (D) ناول

4۔ مُلَمَّع کس کی تحریر ہے؟

(A) خدیجہ مستور (B) ہاجرہ مسرور (C) سجاد حیدر یلدرم (D) اشرف صبوحی

5۔ لڑکی نے قلی کو کتنی رقم دی؟

(A) اُٹھنّی (B) ایک روپیہ (C) پانچ کا نوٹ (D) دس روپے

6۔ لڑکی کے سفر کا مقصد تھا؟

(A) سیر سپاٹا (B) بیمار چچا کی عیادت (C) خالہ زاد بہن کی شادی میں شرکت (D) چھٹیاں گزارنا

7۔ لڑکی نے ریل کا سفر کس درجے میں کیا؟

(A) انٹر (B) اوّل (C) دوّم (D) اے سی

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7
B	A	B	B	A	B	A

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر۳۔"لڑکی پر امیر زادے کی اصلیت کیسے واضح ہوئی۔"؟ (U.B+K.B)

جواب: **امیر زادے کی اصلیت کھلنے کا احوال**

لڑکی جب اپنے چچا کے گھر گئی تو اپنی افسردگی دور کرنے کے لیے چھت پر چلی گئی۔ اس نے ٹہلتے ٹہلتے ہمسائیگی میں نظر ڈالی تو دیکھا کہ گوبر سے لپے پُتے آنگن میں بانس کی کھرّی چارپائی پر کوئی تہبند باندھے اوندھا لیٹا ہوا تھا لیٹنے والے نے اچانک کروٹ بدلی تو اس نے دیکھا کہ یہ تو وہی اسٹیشن والا امیر زادہ ہے۔

سوال نمبر۴۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔ (U.B+K.B)

الفاظ	جملے
بُرقع	بُرقع افغانیوں کے ہاں مذہبی ثقافت کو اُجاگر کرتا ہے۔
قُلی	قلی نے لڑکی کا اٹیچی کیس اُٹھایا اور چلتا بنا۔
سڑک	یہ سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے۔
لالٹین	لڑکی نے لالٹین روشن کر دی۔
لب	ہمارے لبوں پر ذکر خدا رہنا چاہیے۔
پیشانی	نمازی کی پیشانی پر محراب کا نشان تھا۔
فرض	ہم سب کو اپنا اپنا فرض احسن طریقے سے ادا کرنا چاہیے۔
سائنس	جدید سائنس نے دنیا بدل کر رکھ دی ہے۔
گُدڑی	اللہ کے ولی گُدڑی میں بھی خوش رہتے ہیں۔

سوال نمبر۵۔ اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔

جواب: گذشتہ صفحات پر سبق کا خلاصہ دیکھیے۔

سوال نمبر۶۔ اُردو میں دوسری زبانوں کے الفاظ جذب کرنے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ زبان بیسیوں زبانوں کے الفاظ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے ایک زمانے تک اس پر فارسی اور عربی الفاظ کا غلبہ رہا۔ اب کچھ عرصے سے انگریزی الفاظ بھی تیزی سے اس کا حصہ بنتے جا رہے ہیں آپ اس افسانے میں مُستعمل انگریزی الفاظ کی ایک فہرست مرتب کریں۔

جواب: ریلوے، ٹکٹ، بینچ، اٹیچی کیس، ٹائی، تھرڈ کلاس، انٹر کلاس، ویٹنگ روم، سکینڈ، سینٹرل، ٹرنک، پلیٹ فارم، اوورکوٹ، اسٹیشن، ٹرین، گیٹ، بنڈل۔

اضافی سوالات

(U.B+A.B)

سوال نمبر 1۔ ہاجرہ مسرور کے افسانوی مجموعوں کے نام لکھیے۔

جواب: **ہاجرہ کے افسانوی مجموعے**

ہاجرہ مسرور کے درج ذیل افسانوی مجموعے ہیں:۔

چرکے، ہائے اللہ، چوری چھپے، اندھیرے اجالے، تیسری منزل۔

www.ilmkidunya.com

سوال نمبر 2۔ ہاجرہ مسرور نے احمد ندیم قاسمی کے ساتھ کس رسالے کی ادارت میں شرکت کی؟

جواب: **رسالے کی ادارت**

ہاجرہ مسرور نے احمد ندیم قاسمی کے ساتھ رسالہ "نقوش" کی ادارت میں شرکت کی۔

سوال نمبر 3۔ ہاجرہ مسرور کے افسانوں کا کلیات ''سب افسانے میرے'' کب اور کہاں سے شائع ہوا تھا؟

جواب: **کلیات کی اشاعت**

ہاجرہ مسرور کے افسانوں کا کلیات ''سب افسانے میرے'' 1991ء میں لاہور سے شائع ہوا تھا۔

سوال نمبر 4۔ معروف افسانہ نگار اور نقاد ممتاز شیریں نے ہاجرہ مسرور کے افسانوں کے بارے میں کیا رائے دی ہے؟

جواب: **ممتاز شیریں کی رائے**

معروف افسانہ نگار اور نقاد ممتاز شیریں نے ہاجرہ مسرور کے افسانوں کے بارے میں کہا ہے کہ ''اتنی زیادہ تعداد میں اچھے افسانے ہاجرہ مسرور کے علاوہ شاید ہی کسی نے لکھے ہیں۔''

سوال نمبر 5۔ ہاجرہ مسرور کی شادی کس معروف صحافی سے ہوئی۔

جواب: **ہاجرہ مسرور کی شادی**

ہاجرہ مسرور کی شادی معروف صحافی اور مدیر: (ڈان) احمد علی سے ہوئی۔

کثیر الانتخابی سوالات

(U.B+A.B)

درج ذیل سوالات کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1۔ **ہاجرہ مسرور پیدا ہوئیں:**
(A) لکھنؤ میں (B) دہلی میں (C) اعظم گڑھ میں (D) جوناگڑھ میں

2۔ **ہاجرہ مسرور کا سنِ ولادت ہے:**
(A) 1929ء (B) 1800ء (C) 1890ء (D) 1947ء

3۔ **ہاجرہ مسرور کا سنہ وفات ہے:**
(A) 2012ء (B) 2010ء (C) 2000ء (D) 1999ء

4۔ **ہاجرہ مسرور 1947ء میں لکھنؤ سے ہجرت کر کے آ گئیں:**
(A) کراچی (B) فیصل آباد (C) لاہور (D) سیالکوٹ

5۔ **ہاجرہ مسرور کی شادی ہوئی:**
(A) احمد رضا سے (B) سجاد حیدر سے (C) احمد علی سے (D) علی احمد سے

6۔ **ہاجرہ مسرور احمد ندیم قاسمی کے ساتھ کس رسالے کی ادارت میں شریک رہیں:**
(A) نقوش (B) ساقی نامہ (C) اُردو نامہ (D) مخزن

7۔ **ہاجرہ مسرور کے افسانوں کا کلیات کس شہر سے شائع ہوا؟**
(A) دہلی (B) بمبئی (C) لاہور (D) کراچی

www.ilmkidunya.com

8۔ ہائے اللہ کس کا افسانوی مجموعہ ہے؟
(A) نگہت عبداللہ (B) عصمت چغتائی (C) قرۃ العین حیدر (D) ہاجرہ مسرور

9۔ سیاہ ریشمی برقعے میں لپٹی کھڑی تھی:
(A) لڑکی (B) عورت (C) بڑھیا (D) خاتون

10۔ گاڑی کے آنے میں کتنے منٹ باقی تھے؟ (گوجرانوالہ بورڈ 2015) پہلا گروپ
(A) دس (B) پندرہ (C) بارہ (D) تیس

11۔ لڑکی نے ٹکٹ لیا:
(A) زنانہ انٹر کلاس کا (B) تھرڈ کلاس کا (C) اے سی پارلر کا (D) سلیپر کا

12۔ یک چشم تھا:
(A) قُلی (B) گاڑی کا ڈرائیور (C) نوجوان لڑکا (D) کتا

13۔ نوجوان لڑکے نے پہن رکھا تھا:
(A) فرغل (B) اوورکوٹ (C) رین کوٹ (D) برساتی

14۔ چچا جان کی بیماری کا خط ملا تھا:
(A) کل شام (B) آج صبح (C) آج دوپہر (D) پرسوں رات

15۔ لڑکی برقع مانگ کر لائی تھی:
(A) سہیلی کا (B) خالہ جان کا (C) اماں جان کا (D) کرائے کا

16۔ لڑکی کو اماں جان نے روپے دیئے تھے:
(A) سات (Bب) آٹھ (C) دو (D) تین

17۔ اماں جان چاہتی تھی کہ لڑکی ساتھ لے جائے:
(A) عقیل کو (B) شکیل کو (C) راحیل کو (D) فیصل کو

18۔ گاڑی میں لڑکی کو سیٹ ملی:
(A) ایک نوجوان کے ساتھ (B) عورتوں کے ساتھ (C) بچوں کے پاس (D) تنہا

19۔ پلیٹ فارم پر سوئی ہوئی تھی:
(A) لڑکی (B) عیسائی عورت (C) پارسن (D) نرس

20۔ لڑکی نے قُلی کو مزدوری دی:
(A) اٹھنی (B) چوّنی (C) ایک روپیہ (D) دو روپے

21۔ لڑکی نے دیکھا کہ نوجوان اسٹیشن پر کھڑا پی رہا ہے:
(A) بیڑی (B) سیگریٹ (C) شربت (D) سگار

22۔ لڑکی کی چچا کے ہاں تواضع کی گئی:
(A) چائے سے (B) شربت سے (C) کوکا کولا سے (D) لسی سے

23۔ لڑکی جس اسٹیشن پر اتری وہاں گاڑی رکتی تھی:
(A) پانچ منٹ (B) دومنٹ (C) تین منٹ (D) چار منٹ

www.ilmkidunya.com

24۔ لڑکی کی چچازاد بہن کا نام تھا:

(A) بٹو (B) رضیہ (C) بانو (D) نگینہ

25۔ چَھپر میں ایک کھونٹی پر جھول رہا تھا:

(A) مفلر (B) اوورکوٹ (C) رومال (D) رین کوٹ

26۔ ادھیڑ میں ایک ادھیر عمر کی عورت بنا رہی تھی:

(A) روٹیاں (B) سالن (C) لسّی (D) اُپلے

27۔ سبق ''مُلَمَّع'' کا ماخذ ہے:

(A) سب افسانے میرے (B) اندھیرے اجالے (C) تیسری منزل (D) چوری چھپے

28۔ سبق ''مُلَمَّع'' کا اَصناف ادب کے لحاظ سے ہے: (لاہور بورڈ 2015) دوسرا گروپ

(A) داستان (B) افسانہ (C) مضمون (D) ناول

29۔ سبق ''مُلَمَّع'' کا کس کی تحریر ہے؟ (لاہور بورڈ 2016) پہلا گروپ

(A) خدیجہ مستور (B) ہاجرہ مسرور (C) سجاد حیدر یلدرم (D) اشرف صبوحی

30۔ لڑکی کے سفر کا مقصد تھا:

(A) سیر سپاٹا (B) بیمار چچا کی عیادت (C) خالہ زاد بہن کی شادی میں شرکت (D) چھٹیاں گزارنا

کثیرالانتخابی سوالات کے جوابات

B	10	A	9	D	8	C	7	A	6	C	5	C	4	A	3	A	2	A	1
A	20	B	19	B	18	A	17	D	16	B	15	C	14	B	13	A	12	B	11
B	30	B	29	B	28	A	27	A	26	B	25	A	24	B	23	A	22	B	21

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com